*۔ حسین
لیکچرار اُردو الخیر یونیورسٹی (اے جے کے)

حافظ محمود شیرانی بطور محقق

This Research Paper is about Hafiz Mehmood Sheerani who belonged to Sheerani tribe of Afghanistan . He was born on 5th October, 1880. He was great literary personality and richly contributed to Urdu Literature as a Researcher. This paper depicts his remarkable Research work in Urdu Literature.

قدرت نے اس د* میں بعض لوگ کی سیرت وشخصیت میں ایسے جواہر، اوصاف اور فضائل رکھے ہیں کہ ہر صفت ان کی عظمت کی ضامن ہے۔ انہی میں سے ای- حافظ محمود شیرانی بھی ہیں۔ جن کو قدرت نے بے شمار صلاحیتوں سے نوازا وہ ای- اعلیٰ* پہ Õد، شاعر ہونے کے ساتھ وہ ای- مایۂ* زمحقق بھی تھے۔

حافظ محمود شیرانی کا تعلق افغانوں کے قبیلہ شیرانی سے تھا۔ آپ کے والد کا* م محمد اسماعیل خان تھا آپ کی پیدائش ۵ اکتو. ، ۱۸۸۰ء، کو* - (ڈیرہ اسماعیل خان) میں ہوئی۔ آپ کی* ریخ پیدائش میں اختلاف ہے سرکاری کاغذات میں ۱۵ اکتو. ۱۸۸۰ء ہے آپ کا* م آپ کے والد صا # میکا L خان رکھا کیو èان کو فرشتوں کے پسند تھے بعد میں تبدیل کر کے آپ کا* م محمود خان رکھا Hی۔ ان کی تعلیم اور مز+ی سوا¤ تفصیل میں جانے کے بجائے ان کے محققانہ حیثیت پہ Ã ڈالی جائے۔

اُردو ادبی تحقیق کا آغاز+ کروں سے کیا & سے پہلے میر تقی میر ''نکات الشعراء'' میں اختصار اور اصلاح سخن کو مدÃ رکھا۔ بعد میں* ریختوں پہ توجہ دینی شروع کی۔ اس میں ''گلزار ا. اہیم'' اور اس کا* جمہ ''گلشن ہند'' عمدہ مثالیں ہیں شیرانی اُردو تحقیق معلم مانے جاتے ہیں۔ تحقیق کے آداب ان کی تحر.یوں سے ہی واضح ہوتے ہیں۔ اسی حوالے سے رشید حسن خان یوں لکھتے ہیں۔

''شیرانی کو میں اُردو تحقیق کا معلم ما{ ہوں، ان کی تحر.یوں کو پڑھ کر ہم لوگوں نے تحقیق کے آداب سیکھے ہیں اس لحاظ سے ان کو استاد بلکہ استاد الاستا+ ہ کہنا چاہیئے'' (۱)

درحقیقت شیرانی میں وہ تمام خوبیاں ہیں جو کہ ای- محقق میں ہونی چاہیئے۔ ان کو اپنے موضوعات کی تحقیق کا وسیع مطالعہ تھا۔ وہ بہت محنتی Kا ن تھے طبیعت میں . ت تھی، اعلیٰ تفکر کے مالک تھے۔ چھوٹی سی چھوٹی* . ت پہ بھی غور وفکر کرتے تھے۔ وہ .* تی نہیں تھے حقیقت پسندی اور صاف گوئی سے کام e تھے۔ متا$ ان کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عجز وانکساری کے وہ پیکر تھے، حق گوئی سے* . ز نہیں آتے تھے، یہ* . ت در & ہے کہ وہ شہرت کے طلب گار نہیں تھے۔ انہوں نے د* سے بے* زہو کر اپنی ز+ گی علمی: مات کے لئے وقف کر دی۔ اپنے تحقیقی { ئج کردہ لفاظی، خطا.$* یر- آمیزی کے بغیر سادہ 1 دلکش+ از میں کر دیتے تھے۔ ای- کامیاب محقق ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے محمد اکرام یوں رقمطراز ہیں۔

''علامہ شیرانی شاہد دور حاضر میں اُردو اور فارسی ادبیات کے & سے* یدہ ٹھوس اور جید عالم ہیں اور ان کے مضامین پڑھ کر عقل حیران ہوتی ہے کہ قدیم علماء میں کیسے کیسے گوہر ہائے* & موجود ہیں جن

علوم سے انہیں ربط ہے ان کے متعلق ان کی معلومات کا کوئی ٹھکانہ نہیں، نگاہ ان کی بڑی تیز ہے تلاش و واقعات کے K ہلا خیالات میں جھول ان کے نزدیک ایسے% ائم ہیں جن کا کوئی کنارہ نہیں'' (۲)

حافظ شیرانی کی تحریروں میں چند خوبیاں اور محققانہ اصول وضوابط F ہیں۔

☆ حقیقت کی تلاش، نہایت$ دشوار، دلچسپ اور صبر آزما فریضہ ہے یہ کام کسی لالچ کی بنا پر سرا • م نہیں دے جا سکتا ہے نہ ہی ستائش کی تمنا اور نہ ہی صلہ کی پرواہ کی جاتی ہے بلکہ ایک سچے محقق کی آواز ہے۔

☆ شیرانی اپنے آپ سے کبھی کسی کو کم تر نہیں سمجھتے تھے نہ کبھی کسی کی 5مت کی کیو è یہ بات انہیں پسند نہ تھی نہ ہی کبھی کسی مصنف کے بارے میں آواز اُٹھائی۔ مولوی عبدالحق نے اپنے مضمون میں میرامن کے *باغ و بہار' پر الزام لگایا کہ یہ ''نوطرز مرu'' ہے آپ نے اس کا اعتراف نہیں کیا بلکہ اس کی تردید کی ہے۔ ان کی رائے یہ ہے۔

> ''یہ ایک اتفاق ہے کہ میرامن نے اپنے دیباچے میں نوطرز مرضع کا بحیثیت ماخذ کوئی ذکر نہیں کیا 1 اپنی *لیف کے سرورق پر صاف الفاظ میں اس کا اظہار کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔ یہی نہیں بلکہ خود ڈاکٹر گلکرائسٹ جنہوں نے *باغ و بہار'' کے واسطے فرمائش کی تھی اسی اشاعت کے ساتھ اپنے انگریزی دیباچے میں اس طرح لکھتے ہیں یہ بیانات میرامن کو ہر قسم کے الزام سے بری کر دیتے ہیں (۳)

مبالغہ آمیزی سے سخت D ت تھی وہ مبالغہ آمیزی تحقیق کیلئے اور فکر K نی کے لئے زہر قاتل قرار دیتے۔ اُن کی شخصیت پرستی کا # ازہ اس بات سے ہو تا ہے کہ نہ گی کے ایک *یادہ میدانوں میں کسی شخص کو علم و فن کی تمام شاخوں میں سند مان لیا جاتا ہے۔ شیرانی ایسے حالات میں صاف گوئی اور خصوصی احتیاط سے کام e تے۔ مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں'' شیخ سعدی کو مصلح اخلاق ما{ ہوں'' نہ مصلح *ریخ آب حیات کے بیانات میں لکھتے ہیں۔'' مولانا عبدالعزیز دینی علوم کے سرچشمہ مانے جاتے ہیں'' لیکن شعر و شاعری ریختہ کی شاعری سے کیا سروکار؟ میری سمجھ سے باہر ہے۔

شیرانی کے نزدیک دوسرے محققین کی غلطیاں کی K ن دہی کرنا کافی نہیں بلکہ اس ضمن میں در & واقعات و حقائق کو منظر عام پر لانا مقصود ہے۔ اپنی اصلاحی تحقیقات میں انہوں نے بہت سا مواد پیش کیا، اپنے طور پر ''تنقید شعر العجم''، میں لکھتے ہیں۔

> ''تنقید کے دوران میں نے نہ صرف تخر R پہلو پر Ã رکھی ہے بلکہ D اجازت وقت تعمیری کام بھی کیا ہے یوں تو ہر شاعر کے حال میں کم و بیش اس کا پتو موجود ہے لیکن انوری، Âمی اور » رکھتے کرے بہت U یں ہیں'' (۴)

شیرانی متعلقہ زبان کی تاریخ پر عبور کے ساتھ ساتھ اس کے محاورات اور قواعد کو بھی لازمی قرار دیتے۔ اس کے بغیر ادبی تحقیق تو کیا لسانیاتی مطالعہ بھی ممکن ہے شیرانی کی تحریروں سے نہ صرف اُردو زبان بلکہ دوسری زبانوں کو قواعد شناسی کا عملی جامہ پہنایا۔ اور وہ کسی بھی زبان کے الفاظ ہوں ان کی اس زبان میں ایک ایک لفظ کی اہمیت ہے شیرانی کے نزدیک ہر بات کی بڑی اہم ہے کہ ایک زبان میں یہ لفظ کہاں سے آیا؟ ' رائج ہوا اس کے تلفظ اور معانی میں کیا تبدیلیاں رونما ہو N۔ مثلاً لفظ میٹ کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں۔

''میٹ یا میٹھ۔ جو مزدوروں سے کام 8 ہے اور عام طور پر ان کی نگرانی کرتا ہے اس کے متعلق کہتا جاتا

ہے کہ انگر یزی سے ہماری ز بان میں آیا ہے۔ آپ انگریزی لفظ Mate سے واقف ہیں۔ ادھر آ M
اکبری‘‘ میں میٹھ ملتا ہے جس کا کام ہاتھی کو گھاس ڈالنا اور اس کے کھولنے اور + ھنے میں مدد دیتا ہے۔
. # یہ ہماری ز بان میں موجود ہے تو یہ عرض کرونگا کہ ہم اس کو انگریزی کی طرف منسوب کرنے میں حق
بجا $ نہیں ہیں۔(۵)

اس کے علاوہ شیرانی نے اپنی تحقیقات میں داخلی شہادت کے لسانی پہلوؤں کی اہمیت کو واضح کیا کیو è اس سے پہلے اُردو میں خارجی * ر [شہادت سے کام لیا جا تا تھا۔ اُردو میں ’’داخلی شہادت‘‘ کے * نی شیرانی ہیں جنہوں نے تجز یاتی + از میں تحقیق کی مقبولیت اور افادیت کو اُجاگر کیا۔ اور لسانی پہلوؤں میں اس کو شہادت کلام کے م سے یاد کیا جا تا ہے شیرانی کے ہاں ادب * رتخ کے درمیان ا یک مضبوط رشتہ استوار ہے اس میں لا پروائی کا کام قابل % م ہے۔ ادبی تحقیق میں خارجی شہادت میں & سے اہم پہلو علم رتخ کا ہے۔ کیو è اسے علم تحقیق کو نئی ò حاصل ہے۔ اسی حوالے سے شیرانی مثنوی ’’مظہر العجا $‘‘ میں یوں لکھتے ہیں۔

’’اگر کاغذ، خط، سیاہی کی شہادت کا لحاظ کیا جائے تو نسخہ ہذا کی تیرھویں قرن ہجری کی ابتداء میں ما $
پڑے گی‘‘(۶)

شیرانی نے ما : پر بہت زور دیا۔ اس کے ساتھ ہی اُردو تحقیق کو ما : کی درجہ بندی اور معیار ی پر p کی بھی کوشش کی ہے۔ ان کے : د یک & سے بڑی کسوٹی تقدیم زمانی ہے۔ شیرانی تحقیق میں دیا $ داری کے قائل ہیں۔ جس طرح ما : کا م 8 اور دوسروں کی خوشہ چینی کا اعتراف کر ا یک محقق کا فرض ہے اسطرح عبارات اور حوالوں کی عبارت میں اضافہ کر ۔ دیا $ داری کے منافی ہے۔

شیرانی کی ا یک خوبی یہ تھی کہ وہ اصول معروضیت کے * بند تھے بلکہ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ اُردو تحقیق کو معروضی نکتہ Ã سے روشناس کرانے کا کا مہ سرا • م دیا ہے۔ اسی اصول کی بنا پر شخصی پسند * پسند اور فکر K نی کے موضوع اور مقصد میں فرق واضح کر دیا۔ معروضیت کا تقاضا یہ ہے کہ ا یک محقق Õ دا اپنے پیش Ã معروضات و مقدمات کے بارے میں قطعی طور پر غیر جا $ دار ہے اور اس کے ا : کردہ { ئج اتنے قطعی ہوں کہ ہر سلیم الطبع شخص ان کی صحت کو محسوس کر سکے۔

حافظ محمود شیرانی کی طرز تحقیق سے یہ معلوم ہو تا ہے کہ وہ محنتی، ذوق وشوق ر p والے اور انتہائی لگن سے کام کرنے کی صلا A ر p تھے۔ ان میں تحقیق اور حقائق کو p کا : یہ جس کی وجہ ا یک د . ن تحقیق کی C درکھی۔

ان تمام مبا # سے یہ نتیجہ ا : ہو تا ہے کہ شیرانی نے تحقیق کے اہم موضوعات کو اعلیٰ معیار، نئے ر جا : ت اور اصول دیئے۔ ان تمام : مات کا مقصد یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کا شا + ار ماضی اور روشن مستقبل چاہتے تھے۔ شیرانی کی * رتخ میں بے غیب صداقتوں کی تلاش اور ان تھک محنت کا درس دیا۔ اور پرانی روایت پر ایمان لانے کو : جا : قرار دیا انہی : مات کا اعتراف کرتے ہوئے مظہر محمود شیرانی اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

’’شیرانی صا # کا بڑا کا مہ یہ ہے کہ انہوں نے زمین ہموار کی اور حد درجہ * موافق حالات میں کام کا
آغاز کیا آ + ھی میں % اغ جلا : اور اس سے روشن رکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہاں % اغ سے
% اغ جلا : آسان ہے آج جس آسانی ہم ہر شخص سے مرغوب نہیں ہوتے انکار کرتے ہیں اور قبول

کرتے* رد کرتے ہیں ہمیں ہچکچاہٹ نہیں ہوتی شک کرنے میں اور یہی نہیں بلکہ شک اور انکار کو صحیح
{ ئج کے حصول کو ا ۔ اہم ذریعہ ماننے میں کوئی چیز مانع نہیں آتی خطائے۔ رگان کو کسی* ویل کے بغیر
ہم خطا نہیں ما... اور بے تکلف اس کا اظہار کرتے ہیں، عقیدت اور احترام ہمارے راستہ روک نہیں
*پتے اور روا$ کسی واسطے سے آئی ہوں ہم پ کھے بغیر اسے قابل قبول نہیں سمجھتے، اس منشور تحقیق کا پہلا
سبق شیرانی نے ہی پڑھا یا اور ۲۵۔۲۹ سال۔ وہ مسلسل اسکا تکرار کرتے رہے اور ذہن اور شعور کی
M. بھی کرتے رہے'' (۷)

شیرانی کو اس* ت کا علم تھا کہ ملی ت قی کا دارومدار علمی ورثے کی حفاظت اور افزائش پ ہے۔ اور انہوں نے اس ورثے کو محفوظ کر لیا* کہ آئندہ سالوں کو علمی جستجو کی بنا پ فراہم کیا جائے Kl ن ا/ چہ فانی ہے لیکن جو اس کا تہذR ورثہ وہ لافانی ہے۔ د* میں وہ شخص * دہ خوش نصیب ہے جو مرنے سے پہلے بے شمار ورثے چھوڑے* کہ آنے والی نسلوں پ تحقیقی کام کرے۔ ایسے ہی خوش نصیب Kl ن شیرانی صا # بھی ہے۔ شیرانی کی* ریخ کا علم نہ صرف آنے والے مسلمان پ ثبت ا اث ڈالا بلکہ انگر ی، ہندو اور دوسری قوموں کے مورخین پ بھی گہرے اث ات مر$ کیے اور ان میں* ریخ نویسی کا شوق اور معیاری* ر [تنقید کا شعور بھی بیدار کیا۔ اس کی وجہ سے بعد میں اسلامی* ریخ میں ثقافتی اور مذہبی پہلو پ معیاری کام کیا H ۔ بلاشبہ اس کے اصل* نی تو شیرانی صا # ہیں بعد میں آغا مہدی حسین، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور پ وفیسر خلیق احمد Â می نے اس کام کو آگے بڑھایا اور ان کے بعد ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر خواجہ محمد زکر*، ڈاکٹر گوہر نوشاہی اور ڈاکٹر تبسم کا a ی نے ان اصولوں پ کاربند رہ کر کام کرنے کی کوشش کی ہے جو شیرانی نے اُردو تحقیق کو دیے یقیناً اُردو تحقیق میں ان کا* م ہمیشہ ز* ہ رہے گا۔

حوالہ جات

۱) رشید حسن خان، ''ادبی تحقیق''، الفصیل* شران، لاہور، ۱۹۹۲ء ص ۲۱،
۲) محمد اکرام شیخ ''شبلی* مہ''، بمبئی، ص ۱۸۵
۳) محمود شیرانی حافظ ''قصہ چہار درویش مشمولہ مقالات شیرانی'' جلد ششم، ص ۲۶۔۲۷
۴) محمود شیرانی، حافظ ''تنقید شعر العجم''، ص ۵۸۹
۵) محمود شیرانی، حافظ ''مقالات شیرانی'' جلد دوم، ۱۹۹۳ء
۶) محمود شیرانی حافظ ''تنقید شعر العجم''، ص ۴۳۱
۷) مظہر محمود شیرانی، حافظ محمود شیرانی اور ان کی علمی و ادبی : مات'' جلد دوم مجلس ت قی ادب، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۸۱۸